

عزیزوں سے حسن سلوک کرنا کہ وہ مال کی فروانی اور عمر کی درازی کا سبب ہے اور مجھی طور پر خیرات کرنا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہے اور کھلمن کھلا خیرات کرنا کہ وہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں پر احسانات کرنا کہ وہ ذلت و رسائی کے موقع سے بچاتا ہے۔

اللہ کے ذکر میں بڑھے چلواس لئے کہ وہ بہترین ذکر ہے اور اس چیز کے خواہشمند بنو کہ جس کا اللہ نے پرہیز گاروں سے وعدہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس کا وعدہ سب وعدوں سے زیادہ سچا ہے۔ نبی کی سیرت کی پیروی کرو کہ وہ بہترین سیرت ہے اور ان کی سنت پر چلوکہ وہ سب طریقوں سے بڑھ کر بدایت کرنے والی ہے۔

اور قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے اور اس میں غور و فکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ سینوں (کے اندر چپھی ہوئی یا ماریوں) کیلئے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رسال ہیں۔

وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اس سرگردان جاہل کے مانند ہے جو جہالت کی سرمستیوں سے ہوش میں نہیں آتا، بلکہ اس پر (اللہ کی) جھٹ زیادہ ہے اور حسرت و افسوس اس کیلئے لازم و ضروری ہے اور اللہ کے نزدیک وہ زیادہ قابل ملامت ہے۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۰۹)

میں تمہیں دنیا سے ڈراتا ہوں، اس لئے کہ یہ (اظہر) شیریں و خوشگوار، تروتازہ و شاداب ہے، نفسانی خواہشیں اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں، وہ اپنی جلد میسر آ جانے والی نعمتوں کی وجہ سے

وَ صِلَةُ الرَّحْمَمِ فَإِنَّهَا مَثْرَأً فِي الْهَمَّالِ وَ مَنْسَأَةً فِي الْأَجَلِ، وَ صَدَقَةُ السِّرِّ فَإِنَّهَا تُكَفِّرُ الْخَطِيْبَةَ، وَ صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ فَإِنَّهَا تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ، وَ صَنَاعَةُ الْمَعْرُوفِ فَإِنَّهَا تَقِيَّ مَصَارِعَ الْهَوَانِ.

أَفَيُضُوَا فِي ذُكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُ الذِّكْرِ، وَ ارْغَبُوا فِيهَا وَعَدَ الْمُتَنَّقِينَ فَإِنَّ وَعْدَهُ أَصْدَقُ الْوَعْدِ، وَ اقْتَدُوا بِهَدْيِي تَبِيِّكُمْ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الْهَدْيِ، وَ اسْتَنْوُا بِسُنْنَتِهِ فَإِنَّهَا أَهْدَى السُّنْنِ.

وَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَحْسَنُ الْحَدِيْثِ، وَ تَفَقَّهُوا فِيهِ فَإِنَّهُ رَبِيعُ الْقُلُوبِ، وَ اسْتَشْفُوا بِنُورِهِ فَإِنَّهُ شِفَاءُ الصُّدُورِ، وَ أَحْسِنُوا تِلَاؤَتَهُ فَإِنَّهُ أَنْفَعُ الْقُصَصِ.

فَإِنَّ الْعَالَمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ كَالْجَاهِلِ الْحَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ مِنْ جَهْلِهِ، بَلِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ أَعْظَمُ، وَ الْحَسْرَةُ لَهُ الْأَزْمُرُ، وَ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ أَلَوْمُرُ.

-----☆☆-----

(۱۰۹) وَمِنْ ذُكْلَةِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

آمَّا بَعْدًا! فَإِنَّ أَحْبَرَكُمُ الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا حُلُوةٌ خَصِّرَةٌ، حُفَّثُ بِالشَّهَوَاتِ، وَ تَحْبَبُتُ بِالْعَاجِلَةِ، وَ رَاقَتُ بِالْغَقِيلِ،

لوگوں کو محبوب ہوتی ہے اور اپنی تھوڑی سی (آرائشوں) سے مشتاق بنا لیتی ہے۔ وہ (جھوٹی) امیدوں سے سمجھی ہوتی اور دھوکے اور فریب سے بنی سنواری ہوتی ہے۔ نہ اس کی مسرتیں دیر پاہیں اور نہ اس کی ناگہانی مصیبتوں سے مطمئن رہا جا سکتا ہے۔ وہ دھوکے باز، نقصان رسان، ادنے بدلنے والی اور فنا ہونے والی ہے، ختم ہونے والی اور مٹ جانے والی ہے، کھا جانے اور ہلاک کر دینے والی ہے۔ جب یہ اپنی طرف مائل ہونے والوں اور خوش ہونے والوں کی انتہائی آرزوؤں تک پہنچ جاتی ہے تو بس وہی ہوتا ہے جو اللہ سبحانہ نے بیان کیا ہے: ”(اس دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے) جیسے وہ پانی جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو زمین کا سبزہ اس سے گھل مل گیا اور (اچھی طرح پھول اپھلا) پھر سوکھ کرتا تکنا ہو گیا جسے ہوا نہیں (ادھر سے ادھر) اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

جو شخص اس دنیا کا عیش و آرام پاتا ہے تو اس کے بعد اس کے آنسو بھی بہتے ہیں اور جو شخص دنیا کی مسروتوں کا رخ دیکھتا ہے وہ مصیبتوں میں دھکیل کر اس کو اپنی بے رنج بھی دکھاتی ہے اور جس شخص پر راحت و آرام کی بارش کے ہلکے ہلکے چھینٹے پڑتے ہیں اس پر مصیبت و بلا کی دھواں دھار بارشیں بھی ہوتی ہیں یہ دنیا ہی کے مناسب حال ہے کہ صح کوکسی کی دوست بن کر اس کا (ذمہ سے) بدلم چکائے اور شام کو یوں ہو جائے کہ گویا کوئی جان پہچان ہی نہ تھی۔ اگر اس کا ایک جنبہ شیریں و خوشنگوار ہے تو دوسرا حصہ تلخ اور بلا انگیز۔

جو شخص بھی دنیا کی تروتازگی سے اپنی کوئی تمنا پوری کرتا ہے تو وہ اس پر مصیبتوں کی مشقتیں بھی لا دیتی ہے۔ جسے امن وسلامتی کے پرو بال پر شام ہوتی ہے تو اسے صح خوف کے پروں پر ہوتی ہے۔ وہ

وَ تَحَلَّتْ بِالْأَمَالِ، وَ تَرَيَنَتْ بِالْغُرُورِ،  
لَا تَدُومُ حَبْرُثَهَا، وَ لَا تُؤْمِنُ فَجَعَتْهَا،  
غَرَّارَةٌ ضَرَّارَةٌ، حَائِلَةٌ زَائِلَةٌ،  
نَافِدَةٌ بَائِدَةٌ، أَكَالَةٌ غَوَالَةٌ،  
لَا تَعْدُو. إِذَا تَنَاهَثَ إِلَى أُمْنِيَّةٍ  
أَهْلِ الرَّغْبَةِ فِيهَا وَ الْرِّضَاءِ بِهَا .  
أَنْ تَكُونَ كَيْمًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
سُبْحَانَهُ: ﴿كَيْمٌ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ  
السَّيَّاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاثُ الْأَرْضِ  
فَاصْبَحَ هَشِيًّا مَتَّرَدًّا تَذَرُّوْهُ  
الرِّيحُ طَ وَ كَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا﴾۔

لَمْ يَكُنْ أَمْرُؤٌ مِّنْهَا فِي حَبْرٍ  
إِلَّا أَعْقَبَتْهُ بَعْدَهَا عَبْرَةً، وَ لَمْ يَلْقَ مِنْ  
سَرَّآئِهَا بَطْنًا إِلَّا مَنَحَتْهُ مِنْ ضَرَّآئِهَا  
ظَهَرًا، وَ لَمْ تُطْلَلْهُ فِيهَا دِيْمَهُ رَخَاءً إِلَّا  
هَتَّنَتْ عَلَيْهِ مُزْنَةً بَلَاءً، وَ حَرِيًّا إِذَا  
أَصْبَحَتْ لَهُ مُنْتَصِرَةً أَنْ ثُمَسَيْ لَهُ مُنْتَكِرَةً،  
وَ إِنْ جَانِبٌ مِّنْهَا أَعْدُوْذَبَ وَ احْلَوْلِي، أَمَرَّ  
مِنْهَا جَانِبٌ فَأَوْبَنِي .

لَا يَنَالُ أَمْرُؤٌ مِّنْ غَصَارِهَا رَغْبَاً،  
إِلَّا أَرْهَقَتْهُ مِنْ تَوْآئِبِهَا تَعْبَاً،  
وَ لَا يُمْسِي مِنْهَا فِي جَنَاحٍ أَمْنِ،

دھوکے باز ہے اور اس کی ہر چیز دھوکا، وہ خود بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اس میں رہنے والا بھی فانی ہے۔ اس کے کسی زاد میں سوا زادِ تقویٰ کے بھائی نہیں ہے۔ جو شخص کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لئے راحت کے سامان بڑھا لیتا ہے اور جو دنیا کو زیادہ سہیت ہے وہ اپنے لئے تباہ کن چیزوں کا اضافہ کر لیتا ہے۔ (حالانکہ) اسے اپنے مال و متعہ سے بھی جلد ہی الگ ہونا ہے۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دنیا پر بھروسہ کیا اور اس نے انہیں مصیبتوں میں ڈال دیا اور کتنے ہی اس پر اطمینان کئے بیٹھے تھے جنہیں اس نے پچھاڑ دیا اور کتنے ہی رعب و طنطہ والے تھے جنہیں ذلیل کر حقیر و پست بنادیا اور کتنے ہی خوت و غرور والے تھے جنہیں ذلیل کر کے چھوڑا۔ اس کی بادشاہی دست بدست منتقل ہونے والی چیز، اس کا سرچشمہ گدلا، اس کا خوشگوار پانی کھاری، اس کی حلاوتیں ایلوں (کے مانند تلخ) ہیں، اس کے کھانے زہر ہلابل اور اس کے اسباب و ذرائع کے سلسلے بودے ہیں، زندہ رہنے والا معرض ہلاکت میں ہے اور تندرست کو یہاریوں کا سامنا ہے، اس کی سلطنت پھجن جانے والی، اس کا زبردست زیر دست بننے والا، مالدار بد بخیتوں کا ستایا ہوا اور ہمسایہ لٹا لٹایا ہوا ہے۔

کیا تم انہی ساقہ لوگوں کے گھروں میں نہیں بستے جو بھی عمروں والے، پائیار نشانیوں والے، بڑی بڑی امیدیں باندھنے والے، زیادہ گنتی و شمار والے اور بڑے لاٹکرو والے تھے؟ وہ دنیا کی کس کس طرح پرستش کرتے رہے اور اسے آخرت پر کیسا کیسا ترجیح دیتے رہے۔ پھر بغیر کسی ایسے زاد و احلام کے جوانہیں راستہ طے کر کے منزل تک پہنچتا، چل دیئے۔ کیا تمہیں کبھی یہ خبر پہنچی ہے کہ دنیا نے ان کے

إِلَّا أَصَبَحَ عَلَى قَوَادِمِ حَوْفٍ، غَرَّارَةٌ  
غُرُورٌ مَا فِيهَا، فَأَيْنِيَةٌ فَأَنِّيَ مَنْ عَنِيهَا،  
لَا خَيْرٌ فِي شَيْءٍ مِّنْ آزَوَادِهَا إِلَّا التَّقْوَى،  
مَنْ أَقْلَ مِنْهَا اسْتَكْثَرَ مِمَّا يُؤْمِنُهُ،  
وَمَنِ اسْتَكْثَرَ مِنْهَا اسْتَكْثَرَ مِمَّا يُوبِقُهُ، وَ  
زَالَ عَمَّا قَلِيلٍ عَنْهُ.

كَمْ مِنْ وَاثِقٍ بِهَا قَدْ فَجَعَتْهُ،  
وَذِي طَمَانِيَةٍ إِلَيْهَا قَدْ صَرَعَتْهُ،  
وَذِي أُبَهَّةٍ قَدْ جَعَلَتْهُ حَقِيرًا،  
وَذِي نَحْوَةٍ قَدْ رَدَّتْهُ ذَلِيلًا،  
سُلْطَانُهَا دُولٌ، وَعَيْشُهَا رِينٌ،  
وَعَذْبُهَا أُجَاجٌ، وَحُلُوها صَبِرٌ،  
وَغِذَاؤُهَا سِيَامٌ، وَأَسْبَابُهَا رِمَامٌ،  
حَيْيُهَا بِعَرَضِ مَوْتٍ، وَصَحِيْحُهَا بِعَرَضِ  
سُقْمٍ، مُلْكُهَا مَسْلُوبٌ، وَعَزِيزُهَا  
مَغْلُوبٌ، وَمَوْفُورُهَا مَنْكُوبٌ،  
وَجَارُهَا مَحْرُوبٌ.

السَّتُّمُ فِي مَسَاكِنِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
أَطْوَلَ أَعْمَارًا، وَأَبْقَى أَشَارًا، وَأَبْعَدَ أَمَالًا، وَ  
أَعْدَ عَدِيدًا، وَأَكْثَفَ جُنُودًا، تَعَبَّدُوا  
لِلْدُنْيَا أَيَّ تَعْبِدُ، وَأَثْرُوهَا أَيَّ إِيْثَارٍ، ثُمَّ  
ظَلَعُنُوا عَنْهَا بِغَيْرِ زَادٍ مُبْلِغٍ وَلَا ظَهَرٌ قَاطِعٌ؟  
فَهَلْ بِكَفْكُمْ أَنَّ الدُّنْيَا سَخْتَ لَهُمْ نَفْسًا

بدله میں کسی فدیہ کی پیشکش کی ہو؟ یا انہیں کوئی مدد پہنچائی ہو؟ یا اچھی طرح ان کے ساتھ رہی سہی ہو؟ بلکہ اس نے تو ان پر مصیبتوں کے پھاڑ توڑے، آفتوں سے انہیں عاجز و درمانہ کر دیا اور لوٹ لوٹ کر آنے والی زحمتوں سے انہیں چھبھوڑ کر رکھ دیا اور ناک کے بل انہیں خاک پر بچھاڑ دیا اور اپنے کھروں سے کچل ڈالا اور ان کے خلاف زمانہ کے حادث کا ہاتھ بٹایا۔ تم نے تو دیکھا ہے کہ جو زاد دنیا کی طرف جھکا اور اسے اختیار کیا اور اس سے لپٹا تو اس نے (اپنے تیور بدلت کر ان سے کسی) اجنبیت اختیار کر لی، یہاں تک کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے جدا ہو کر چل دیئے اور اس نے انہیں بھوک کے سوا کچھ زاد را نہ دیا، اور ایک تنگ جگہ کے سوا کوئی ٹھہر نے کام سامان نہ کیا اور سوا گھپ اندر ہیرے کے کوئی روشنی نہ دی اور نداشت کے سوا کوئی نتیجہ نہ دیا۔ تو کیا تم اسی دنیا کو ترجیح دیتے ہو؟ یا اسی پر مطمئن ہو گئے ہو؟ یا اسی پر مرے جا رہے ہو؟۔

جود دنیا پر بے اعتماد نہ رہے اور اس میں بے خوف و خطر ہو کر رہے اس کیلئے یہ بہت بُرا گھر ہے۔ جان اور حقیقت میں تم جانتے ہی ہو کہ (ایک نہ ایک دن) تمہیں دنیا کو چھوڑنا ہے اور یہاں سے کوچ کرنا ہے ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو کہا کرتے تھے کہ: ہم سے زیادہ قوت و طاقت میں کون ہے؟ انہیں لا دکر قبروں تک پہنچایا گیا مگر اس طرح نہیں کہ انہیں سوار سمجھا جائے، انہیں قبروں میں اتار دیا گیا مگر وہ مہماں نہیں کہلاتے، پتھروں سے ان کی قبریں چن دی گئیں اور خاک کے کفن ان پر ڈال دیئے گئے اور گلی سڑی ہڈیوں کو ان کا ہمسایہ بنادیا گیا ہے۔

وہ ایسے ہمسایے ہیں کہ جو پکارنے والے کو جواب نہیں دیتے اور نہ

یِغْدِیَةٌ؟ اُوْ أَعَانَتُهُمْ بِمَعْوِنَةٍ؟ اُوْ أَحْسَنَتُ لَهُمْ صُحْبَةً؟ بَلْ أَرْهَقْتُهُمْ بِالْفَوَادِحِ، وَ أَوْهَنَتُهُمْ بِالْقَوَارِعِ، وَ ضَعَضَعَتُهُمْ بِالنَّوَآئِبِ، وَ عَفَّرَتُهُمْ لِلْمَنَاخِرِ، وَ وَطَنَتُهُمْ بِالْمَنَاسِمِ، وَ أَعَانَتُ عَلَيْهِمْ رَبِيبَ الْمُنْوِنِ ۝، فَقَدْ رَأَيْتُمْ تَنَكُّرَهَا لِمَنْ دَانَ لَهَا، وَ اثْرَهَا وَ أَخْلَدَ إِلَيْهَا، حَتَّى ظَعَنُوا عَنْهَا لِفَرَاقِ الْأَكْبَدِ، وَ هَلْ زَوَّدَتُهُمْ إِلَّا السَّغْبَ؟ اُوْ أَحَلَّتُهُمْ إِلَّا الضَّنْكَ؟ اُوْ نَوَرَتُ لَهُمْ إِلَّا الظُّلْمَةَ؟ اُوْ أَعْقَبَتُهُمْ إِلَّا النَّدَامَةَ؟ اَفَهَذِهِ تُؤْثِرُونَ؟ اَمْ إِلَيْهَا تَنْظِئُنُونَ؟ اَمْ عَلَيْهَا تَحْرِصُونَ؟.

فَيُسْتَدِّ الدَّارِ لِمَنْ لَمْ يَتَّهِمْهَا، وَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا عَلَى وَجْلِ مِنْهَا، فَاعْلَمُوا، وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ . بِإِنَّ كُمْ تَارِكُوهَا وَ ظَاهِنُونَ عَنْهَا، وَ اتَّعْظُوا فِيهَا بِاللَّذِينَ قَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۝، حُمِلُوا إِلَى قُبُورِهِمْ فَلَا يُدْعَوْنَ رُكْبَانًا، وَ انْزِلُوا الْأَجْدَاثَ فَلَا يُدْعَوْنَ ضَيْفَانًا، وَ جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيعِ أَجْنَانُ، وَ مِنَ التُّرَابِ أَكْفَانُ، وَ مِنَ الرُّفَاتِ جِيَانُ.

فَهُمْ جِيَدَةٌ لَا يُحِبِّبُونَ دَاعِيَا، وَ لَا

زیادتیوں کو روک سکتے ہیں اور نہ رونے دھونے والوں کی پرواکرتے ہیں۔ اگر بادل (جموم کر) ان پر بر سیں تو خوش نہیں ہوتے اور قحط آئے تو ان پر مایوس نہیں چھا جاتی۔ وہ ایک جگہ ہیں مگر الگ الگ، وہ آپس میں ہمسائے ہیں مگر دور دور۔ پاس پاس ہیں مگر میل ملاقات نہیں، قریب قریب ہیں مگر ایک دوسرے کے پاس نہیں پہنچتے۔ وہ بردبار بنے ہوئے بے خبر پڑے ہیں۔ ان کے بغض و عناد ختم ہو گئے اور کینے مٹ گئے۔ نہ ان سے کسی ضرر کا اندیشہ ہے، نہ کسی تکلیف کے دور کرنے کی توقع ہے۔

انہوں نے زمین کے اوپر کا حصہ اندر کے حصہ سے اور کشاورگی اور وسعت بیگنی سے اور گھر بار پر دلیں سے اور روشنی اندھیرے سے بدل لی ہے اور جس طرح ننگے پیر اور ننگے بدن پیدا ہوئے تھے ویسے ہی زمین میں (پیوند خاک) ہو گئے اور اس دنیا سے صرف عمل لے کر ہمیشہ کی زندگی اور سدار ہنے والے گھر کی طرف کوچ کر گئے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے: ”جس طرح ہم نے خلوقات کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے، اس وعدہ کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے اور ہم اسے ضرور پورا کر کے رہیں گے۔“  
--☆☆--

### خطبہ (۱۱۰)

اس میں ملک الموت اور اس کے روح قبض کرنے کا ذکر فرمایا ہے جب (ملک الموت) کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو کبھی تم اسکی آہٹ محسوس کرتے ہو؟ یا جب کسی کی روح قبض کرتا ہے تو کیا تم اسے دیکھتے ہو؟ (جیت ہے) کہ وہ کس طرح ماں کے پیٹ میں بچے کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔ کیا وہ ماں کے جسم کے کسی حصہ سے وہاں تک پہنچتا ہے؟ یا اللہ کے حکم سے روح اسکی آواز پر بلیک کہتی ہوئی بڑھتی ہے؟ یا

يَمْنَعُونَ ضَيْمًا، وَ لَا يُبَالُونَ مَنْدَبَةً،  
إِنْ جَيْدُوا لَمْ يَفْرُحُوا، وَ إِنْ قُحْطُوا لَمْ  
يَقْنُطُوا، جَمِيعٌ وَ هُمْ أَحَادٌ،  
وَ جِيْرَةً وَ هُمْ أَبْعَادٌ، مُتَدَانُونَ لَا  
يَتَزَأَرُونَ، وَ قَرِيبُونَ لَا يَتَقَارُبُونَ،  
حُلَمَاءً قَدْ ذَهَبُتْ أَصْغَانُهُمْ، وَ جُهَلَاءً قَدْ  
مَاتَتْ أَحْقَادُهُمْ، لَا يُخْشِي فَجْعُهُمْ، وَ لَا  
يُرْجِي دَفْعُهُمْ.

إِسْتَبْدَلُوا بِظَهَرِ الْأَرْضِ بَطْنًا،  
وَ بِالسَّعَةِ ضَيْقًا، وَ بِالْأَهْلِ عُزْبَةً،  
وَ بِالنُّورِ ظُلْمَةً، فَجَآءُوهَا كَمَا فَارَقُوهَا،  
حُفَّةً عَرَاءً، قَدْ ظَلَعُنُوا عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ  
إِلَى الْحَيَاةِ الدَّائِمَةِ وَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ،  
كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوْلَ  
خَلْقٍ تُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا  
كُنَّا فَعِيلِينَ﴾۔

-----☆☆-----

### (۱۱۰) وَمِنْ خُلْبَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

ذَكَرَ فِيهَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَ تَوْفِيقَةُ النَّفَسِ  
هَلْ تُحْسِنُ بِهِ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلًا؟  
أَمْ هَلْ تَرَاهُ إِذَا تَوَفَّ أَحَدًا؟ بَلْ كَيْفَ  
يَتَوَفَّ الْجَنِينُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ؟ أَ يَلْجُ  
عَلَيْهِ مِنْ بَعْضِ جَوَارِحِهَا؟ أَمِ الرُّوحُ  
أَجَابَتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهَا؟ أَمْ هُوَ سَاكِنٌ مَعَهُ فِي